

1 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1961

ایم/ایس انورخان محبوب کمپنی۔

بنام

ریاست بمبئی (اب مہاراشٹر) اور دیگران

20 ستمبر 1960

ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ، کے۔سی۔ داس گپتا، جے۔سی۔ شاہ اور این راجا گوپالا آیا نگر جسٹسز۔

خریداری ٹیکس۔ اگر ان اشیا پر واجب الادا ہے جن کا خاص طور پر قابل ٹیکس کے طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے لیکن وہ عام وضاحت کے تحت آتے ہیں "ان اشیا کے علاوہ تمام اشیا"۔ ایک شے کو تجارتی طور پر مختلف شے میں تبدیل کرنا۔ اگر کھپت کے مترادف ہے۔ ٹیکس کے مقصد کے لیے خریداری کی جگہ۔ ہندوستان کا آئین، آرٹیکل 19 (ایف) اور (جی)، 286۔ بمبئی سیز ٹیکس ایکٹ، 1953 (بمبئی ایکٹ III آف 1953)، دفعہ 10، شیڈول بی، انٹری 80۔

درخواست گزار کمپنی جو بیڑیوں کی تیاری کا کاروبار کرتی تھی اور جس کا صدر دفتر ریاست مدھیہ پردیش کے جبل پور میں تھا، نے ریاست بمبئی میں تمباکو کی کچھ خریداری کی۔ سیز ٹیکس افسر نے درخواست گزار کو بمبئی سیز ٹیکس ایکٹ، 1953 کی دفعات کے تحت خریداری ٹیکس کا اندازہ لگایا۔ درخواست گزار نے خریداری ٹیکس کی تشخیص کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ وہ لین دین اور خریداری "ریاست بمبئی سے باہر" تھی جو آئین کے آرٹیکل 286(1)(اے) کے معنی 1 کے تحت وضاحت کے ساتھ پڑھی گئی تھی، کہ بمبئی سیز ٹیکس ایکٹ، 1953 کی دفعات، زیر بحث لین دین پر کسی بھی خریداری ٹیکس کے نفاذ، محصول یا وصولی کا اختیار نہیں دیتی تھیں اور یہ کہ لین دین بین ریاستی تجارت اور تجارت کے دوران ہوا تھا۔ اسٹنٹ کلکٹر آف سیز ٹیکس میں درخواست گزار کی اپیل کو مسترد کر دیا گیا اور پھر مینڈمس اور سرٹیریری کی رٹس کے لیے موجودہ عرضی سپریم کورٹ میں دائر کی گئی۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ بمبئی سیز ٹیکس ایکٹ، 1953، بیڑی تمباکو کی خریداری پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار نہیں دیتا ہے جو کہ مذکورہ ایکٹ کے شیڈول بی کے کالم 4 میں بیان کردہ

سامان میں سے ایک نہیں تھا۔ درخواست گزار نے مزید دعویٰ کیا کہ خریدا ہوا تمباکو خریداری کے براہ راست نتیجے کے طور پر ریاست بمبئی کے اندر اسے پہنچایا گیا تھا لیکن اس کا ارادہ ریاست مدھیہ پردیش کو اس جگہ پر بیڑیوں میں تیار کرنے کے لیے بھیجا جانا تھا۔ ریاست بمبئی میں صرف تمباکو سے تینے اور دھول کو ہٹانا تھا جس کا عمل نہ تو تمباکو کے "استعمال" کے مترادف تھا جیسا کہ آئین کے آرٹیکل 286 کی وضاحت کے تحت تصور کیا گیا ہے اور نہ ہی اس نے تمباکو کو جو ہیڈ آفس کو بھیجا گیا تھا اسے کاشتکاروں سے خریدی گئی تمباکو سے "تجارتی طور پر مختلف" چیز میں تبدیل کیا۔ اپنے جوابی حلف نامے میں جواب دہندگان نے کہا کہ خام تمباکو کو ریاست بمبئی سے باہر بھیجنے سے پہلے بیڑی پٹی میں تبدیل کر دیا گیا تھا، یہ دونوں تجارتی طور پر مختلف اشیاء تھیں اور جن کی مارکیٹ ویلیو بھی مختلف تھی۔ درخواست گزار کی طرف سے ان دعوؤں کی تردید نہیں کی گئی۔

منعقد: یہ مانا گیا کہ با مے سیلز ٹیکس ایکٹ 1953 کے شیڈول بی کے اندراج 80 میں "شیڈول اے اور سابقہ اندراجات میں وقتاً فوقتاً متعین کردہ اشیاء کے علاوہ تمام اشیاء" کے الفاظ ایکٹ کے دفعہ 10 کے مقاصد کے لیے اشیاء کی وضاحت کے مترادف ہیں اور چونکہ درخواست گزار کے ذریعے خریدا گیا بیڑی تمباکو شیڈول اے کے اندر نہیں تھا یا اندراج 80 کے خلاف مذکور شرح پر شیڈول بی خریداری ٹیکس میں پہلے کی اندراجات میں سے کوئی بھی اندراج ایکٹ کے دفعہ 10 کے تحت واجب تھا۔

جب بھی کسی شے سے اس طرح نمٹا جاتا تھا کہ اسے کسی دوسری تجارتی شے میں تبدیل کیا جائے تو آئین کے آرٹیکل 286 کی وضاحت کے معنی میں پہلی شے کی کھپت ہوتی تھی۔

اس کے بعد ریاست ٹراوا نکور-کوچن بنام شموگھا ولاس کا جو فیٹری، (1954) ایس سی آر 53، آئی۔

بمبئی ریاست میں تمباکو کی فراہمی اسے بیڑی پٹی میں تبدیل کرنے کے لیے جو کہ تجارتی طور پر مختلف چیز ہے، استعمال کے مقصد کے لیے ترسیل کے مترادف ہے اور یہ خریداری آئین کے آرٹیکل 286 (1) (اے) کے معنی میں آتی ہے اور بمبئی ریاست کے اندر ہوئی۔

اصل عدالتی دائرہ اختیار: 1958 کی پٹیشن نمبر 125۔ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزاروں کے لیے جی۔ ایس۔ پاٹھک، اے۔ پی۔ سین اور جے۔ بی۔ داداچئی۔
جواب دہندگان کے لیے ایچ۔ جے۔ امریکر اور ٹی۔ ایم۔ سین۔

20 ستمبر 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا جسٹس۔ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عرضی میں درخواست گزار، جو بیڑیوں کی تیاری کا کاروبار کرنے والی ایک پارٹنرشپ فرم ہے اور جس کا صدر دفتر ریاست مدھیہ پردیش کے اندر جبل پور میں ہے، شکایت کرتی ہے کہ ریاست بمبئی میں اس کی طرف سے کی گئی تمباکو کی کچھ خریداریوں پر غیر قانونی خریداری ٹیکس کے نفاذ سے آئین کے آرٹیکل 19(1) (ایف) اور (جی) کے تحت اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیلز ٹیکس آفیسر، بڑودہ نے درخواست گزار کو یکم اپریل 1954 سے 29 ستمبر 1955 کی مدت کے لیے بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953 (بمبئی ایکٹ III آف 1953) کی دفعہ 14، ذیلی دفعہ (6) کے تحت خریداری ٹیکس کا جائزہ لینے کا حکم دیا تھا۔ درخواست گزار کا دعویٰ ہے کہ یہ تشخیص غیر قانونی تھی کیونکہ یہ لین دین ریاست بمبئی سے باہر کی خریداری ہیں "آئین کے آرٹیکل 286 (1) (اے) کے معنی میں وضاحت کے ساتھ پڑھا گیا اور اس وجہ سے بھی کہ یہ لین دین آئین کے آرٹیکل (2) 286 کے معنی میں بین ریاستی تجارت اور تجارت کے دوران ہوئے تھے۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ 1953 کی دفعات زیر بحث لین دین پر کسی بھی خریداری ٹیکس کے نفاذ، لیوی یا وصولی کی اجازت نہیں دیتی ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 18 اکتوبر 1955 کو سیلز ٹیکس افسر کے اس تشخیصی حکم کے خلاف، درخواست گزار نے سیلز ٹیکس کے اسٹنٹ کلکٹر کے پاس اپیل کو ترجیح دی۔ اس افسر نے سیلز ٹیکس افسر کے دفعہ (4) 16 کے تحت جرمانہ عائد کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا لیکن ٹیکس کی تشخیص کے حکم کے خلاف اپیل کو مسترد کر دیا۔ اپیل میں حکم 26 نومبر 1957 کو دیا گیا تھا۔ موجودہ پٹیشن 4 اگست 1958 کو دائر کی گئی تھی، جس میں مدعا علیہان۔ ریاست بمبئی، سیلز ٹیکس کے کلکٹر، ریاست بمبئی، سیلز ٹیکس افسر، بڑودہ اور سیلز ٹیکس کے اسٹنٹ کلکٹر، شمالی ڈویژن، ریٹج III، بڑودہ کے خلاف مینڈمس کی نوعیت کی رٹ یا کسی اور مناسب ہدایت یا حکم کی درخواست کی گئی تھی۔ جس میں درخواست گزار کے خلاف زیر بحث لین دین پر درخواست گزار کے خلاف بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعات کو نافذ کرنے سے روکا گیا تھا، درخواست گزار کے خلاف کی گئی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے سرٹیریری کی نوعیت کی رٹ اور سیلز ٹیکس افسر کے ذریعے کی گئی تشخیص کے احکامات اور اسٹنٹ کلکٹر آف سیلز ٹیکس کی اپیل میں حکم اور اس اعلان کے لیے کہ ایکٹ ان پرنٹس لگانے، وصول کرنے یا وصول کرنے کا اختیار نہیں دیتا ہے۔

سب سے پہلے درخواست گزار کی اس دلیل پر غور کرنا آسان ہوگا کہ بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953، بیڑی تمباکو کی خریداری پر ٹیکس لگانے کا اختیار نہیں دیتا ہے۔ دفعہ (1) 10 کا متعلقہ حصہ جو خریداری ٹیکس عائد

کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے ان الفاظ میں ہے:-

"شیڈول بی کے کالم 1 میں مذکور سامان کی خریداری کے کاروبار پر خریداری ٹیکس عائد کیا جائے گا، ان شرحوں پر، اگر کوئی ہو، جو مذکورہ شیڈول کے کالم 4 میں اس طرح کے سامان کے خلاف متعین ہیں۔"

"درخواست گزار کی دلیل یہ ہے کہ بیڑی تمباکو جو اس کے ذریعے خرید گیا تھا، مذکورہ شیڈول کے کالم 4 میں مذکور سامان میں سے ایک نہیں ہے۔ جب شیڈول بی کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے کالم میں 80 اندراجات ہیں۔ ان اندراجات میں سے ہر ایک کے خلاف شیڈول کے دوسرے کالم میں ایکٹ کے دفعہ 8 کے تحت قابل وصول سیلز ٹیکس کی شرحوں کا ذکر کیا گیا ہے: تیسرے کالم میں دفعہ 9 کے تحت عائد ہونے والے عام سیلز ٹیکس کی شرح کا ذکر ہے، جبکہ چوتھے کالم میں جو آخری کالم ہے خریداری ٹیکس کی شرح کا ذکر ہے۔ جب کہ 1 سے 79 تک کے اندراجات میں مخصوص مضامین کا ذکر ہے، اندراج 80 جیسا کہ یہ 1957 میں اس کی ترمیم سے پہلے تھا، ان الفاظ میں تھا: "شیڈول اے اور سابقہ اندراجات میں وقتاً فوقتاً بیان کردہ اشیا کے علاوہ تمام اشیا۔ (1958 کے بمبئی ایکٹ، 71 کی طرف سے ایک ترمیم میں الفاظ "شیڈول اے" کے بعد "اور دفعہ 7 اے" شامل کیے گئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ الفاظ "شیڈول اے اور سابقہ اندراجات میں وقتاً فوقتاً بیان کردہ اشیا کے علاوہ تمام اشیا" دفعہ 10 کے مقصد کے لیے اشیا کی وضاحت کے مترادف ہیں۔ درخواست گزار کی جانب سے مسٹر پاٹھک کا موقف ہے کہ صرف مخصوص اشیا کا ذکر اس طرح کی عام زبان میں اشیا کی وضاحت اور ذکر کے مترادف ہو سکتا ہے کیونکہ "شیڈول اے اور سابقہ اندراجات میں وقتاً فوقتاً بیان کردہ اشیا کے علاوہ تمام اشیا" کو اشیا کی وضاحت نہیں کہا جاسکتا۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ مخصوص اشیا کا ذکر دفعہ 10 کے مقصد کے ساتھ ساتھ ایکٹ کی دفعات 8 اور 9 کے مقصد کے لیے بھی ہے۔ ہمیں یہ سوچنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ عام طور پر اشیا کا ذکر "شیڈول اے میں وقتاً فوقتاً بیان کردہ اشیا کے علاوہ تمام اشیا اور شیڈول بی کی سابقہ اندراجات میں" خود ایک وضاحت نہیں ہے۔ ہماری رائے ہے کہ شیڈول بی میں اندراج 80 دفعہ 10 کے معنی کے اندر سامان کی ایک وضاحت ہے اور بطور بیڑی تمباکو جسے درخواست گزار نے خریدا ہے وہ شیڈول اے یا شیڈول بی میں پہلے کے اندراجات میں سے کسی کے اندر نہیں ہے، دفعہ 10 کے تحت خریداری ٹیکس ان خریداریوں پر انٹری 80 کے خلاف مذکور شرح پر عائد ہوتا ہے۔

یہ ہمیں درخواست گزار کی بنیادی دلیل پر لاتا ہے کہ خریداری ریاست بمبئی سے باہر ہوئی تھی۔ تنازعہ جیسا کہ پیرا 11 میں بیان کیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ خریداری ریاست مدھیہ پردیش میں ہوئی

سمجھی جائے گی، جہاں تمباکو استعمال کے لیے پہنچایا گیا تھا۔ تاہم، سماعت میں، یہ متنازعہ نہیں تھا کہ تمباکو ریاست بمبئی کے اندر کمپنی کی رانولی برانچ میں پہنچایا گیا تھا جس نے خریداری کی تھی۔ رانولی برانچ کی طرف سے جبل پور میں کمپنی کے ہیڈ آفس کو بھیجنا فروخت کا براہ راست نتیجہ نہیں ہے۔

تاہم اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگرچہ بمبئی ریاست میں ترسیل تھی، لیکن وہ ترسیل بمبئی ریاست کے اندر استعمال کے مقصد کے لیے نہیں تھی؛ اور اس لیے آرٹیکل 286(1)(اے) کی وضاحت عمل میں نہیں آتی ہے۔

سیلز ٹیکس حکام نے اس بنیاد پر کارروائی کی ہے کہ خریداری کے براہ راست نتیجے کے طور پر سامان ریاست بمبئی میں ریاست بمبئی میں استعمال کے مقصد کے لیے پہنچایا گیا تھا۔ جب تک کہ یہ نظریہ غلط نہیں دکھایا جاتا ہے، خریداری ریاست بمبئی کے اندر ہوئی ہے اور اس بڑے سوال پر غور کرنا غیر ضروری ہوگا کہ آیا وضاحت لاگو نہیں ہوتی ہے، بمبئی ریاست ٹیکس کا حقدار ہے۔

درخواست گزار کا قطعی معاملہ یہ ہے کہ خریدا ہوا تمباکو خریداری کے براہ راست نتیجے کے طور پر ریاست بمبئی کے اندر اسے پہنچایا جاتا ہے۔ مزید سوال جو اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اس طرح کی ترسیل ریاست بمبئی میں کھپت کے مقصد کے لیے تھی۔ درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اس کی ترسیل کے بعد تمباکو کو ریاست مدھیہ پردیش کو اس جگہ بیڑیوں میں تیار کرنے کے لیے بھیجنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ ریاست بمبئی میں خریدے گئے تمباکو کے لیے جو کچھ کیا جاتا تھا وہ یہ تھا کہ تمباکو سے تنوں اور دھول کو ہٹا دیا جائے۔ تنوں اور مٹی جیسے فضلہ مواد کو اس طرح ہٹانے پر زور دیا جاتا ہے، یہ تمباکو کے استعمال کے مترادف نہیں ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ جو تمباکو فضلہ کو ہٹانے کے بعد ہیڈ آفس بھیجا جاتا ہے وہ کاشتکاروں سے خریدی گئی تمباکو سے "تجارتی طور پر مختلف" چیز نہیں ہے۔ جواب دہندگان کے جوابی حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ "درخواست گزار ریاست بمبئی میں کاشتکاروں سے خام تمباکو خریدنے کے بعد، اس طرح خریدی گئی خام تمباکو کو پروسیسنگ کے لیے پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسے بیڑیوں کی تیاری میں فوری استعمال کے لیے بیڑی بیڑیوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ کہ خام تمباکو اور بیڑی بیڑیوں کی قابل فروخت قیمت مختلف ہے اور یہ کہ یہ دونوں تجارتی طور پر مختلف ہیں۔ آرٹیکلز۔" درخواست گزار کی جانب سے جواب دہندگان کے دعووں کو نظر انداز کرنے کے لیے مزید کوئی حلف نامہ دائر نہیں کیا گیا تھا کہ خام تمباکو کو بمبئی ریاست سے باہر بھیجنے سے پہلے بیڑی بیڑی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور یہ کہ خام تمباکو اور بیڑی بیڑی کی مارکیٹ قیمت مختلف ہوتی ہے۔ مسٹر پاٹھک نے سماعت میں اس بیان کی درستگی کو بھی تسلیم کیا کہ کوئی بھی بازار جا کر یہ خرید سکتا ہے: خام تمباکو یا اخو

بھوکو کے نام سے جانا جانے والا سامان اور یہ کہ وہ بازار جا کر "بیڑی پٹی" کے نام سے جانا جانے والا سامان بھی خرید سکتا ہے۔ یہ خود اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ خام تمباکو اور بیڑی پٹی الگ اور مختلف تجارتی اشیاء ہیں۔

یہ ان حقائق کے پس منظر میں ہے کہ ہمیں اس سوال پر غور کرنا ہوگا کہ آیا تمباکو ریاست بمبئی میں اس ریاست میں استعمال کے لیے پہنچایا گیا تھا۔ اس سوال کا جواب دینے میں آئین کے آرٹیکل 286 کی وضاحت میں استعمال ہونے والے لفظ "کھپت" کی مکمل تعریف کی کوشش کرنا غیر ضروری اور درحقیقت بے معنی ہے۔ کھپت کا وہ عمل جس سے لوگ سب سے زیادہ واقف ہیں اس وقت ہوتا ہے جب وہ کھاتے ہیں، پیتے ہیں یا تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ اس طرح، ہم ان لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہیں جو روٹی، یا مچھلی یا گوشت یا سبزیاں کھاتے ہیں، جب وہ کھانے کی یہ اشیاء کھاتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہیں جو چائے یا کافی یا پانی یا شراب پیتے ہیں، جب وہ یہ اشیاء پیتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہیں جو سگریٹ یا سگریٹ یا بیڑی استعمال کرتے ہیں، جب وہ ان کا تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ جیسا کہ ماہرین اقتصادیات کہتے ہیں، دولت کی پیداوار "افادیت" کی تخلیق پر مشتمل ہوتی ہے۔ کھپت پیدا شدہ اشیاء اور خدمات سے اس طرح کا فائدہ اٹھانے کے عمل پر مشتمل ہے جو اس کے "استعمال" کو تشکیل دیتا ہے۔ ہر شے کے لیے، عام طور پر وہ چیز ہوتی ہے جسے عام طور پر کھپت کا حتمی عمل سمجھا جاتا ہے۔ کچھ اشیاء کے لیے، ایک سے زیادہ قسم کی حتمی کھپت بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح انگوڑ کو پھلوں کے طور پر کھا کر "آخر کار کھایا" جا سکتا ہے؛ انہیں انگوڑوں سے تیار شراب پی کر بھی کھایا جا سکتا ہے۔ پھر، کھپت کا حتمی عمل بعض صورتوں میں کافی عرصے تک پھیل سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کتا میں، فرنیچر کے مضامین، پینٹنگز کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ ایسے معاملات میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک صارف کے کھپت کے حتمی عمل کا کچھ حصہ انجام دینے کے بعد، کھپت کے حتمی عمل کا دوسرا حصہ اس کے وارث یا مفاد میں جانشین، منتقلی، یا یہاں تک کہ وہ شخص بھی انجام دے سکتا ہے جس نے غلط ذرائع سے قبضہ حاصل کیا ہو۔ لیکن یہ حقیقت کہ ہر شے کے لیے وہ چیز ہوتی ہے جسے عام طور پر کھپت کا حتمی عمل سمجھا جا سکتا ہے، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ جس مرحلے پر کھپت کا یہ حتمی عمل ہوتا ہے اس تک پہنچنے پر شے پیداوار کے مختلف مراحل سے گزر سکتی ہے اور اس طرح کے مختلف مراحل کے لیے، کھپت کی ایک یا زیادہ درمیانی حرکتیں موجود ہوں گی۔ اس طرح، کپاس کے استعمال کا حتمی عمل اس سے پیدا ہونے والے کپڑے کے ملبوسات پہننے کے طور پر استعمال سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ کپاس پہننے والا لباس بن جائے، یہ مختلف بنانے والے کے ہاتھوں سے گزرتا ہے، جن میں سے ہر ایک اسے موصول ہونے والی چیز

میں کچھ افادیت کا اضافہ کرتا ہے۔ سب سے پہلے روئی اونٹنا کا عمل ہوتا ہے؛ جنڈ کپاس کو سوط کرتے کے ذریعے دھاگے میں تراشا جاتا ہے؛ بنے ہوئے دھاگے کو بنکر کے ذریعے کپڑے میں بنا دیا جاتا ہے؛ بنے ہوئے کپڑے کو درزی

کے ذریعے لباس پہننے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ ان مراحل میں سے ہر ایک پر الگ الگ افادیت پیدا کی جاتی ہے اور جو پیدا کیا جاتا ہے وہ اگلے مرحلے میں استعمال ہوتا ہے۔ روئی اونٹنے میں کچے کپاس کے استعمال کے بارے میں بات کرنا معمول اور درست ہے؛ کتائی میں کٹے ہوئے کپاس کے استعمال کے بارے میں؛ بنائی میں کٹے ہوئے دھاگے کے استعمال کے بارے میں؛ ملبوسات پہننے کے لیے بنے ہوئے کپڑے کے استعمال کے بارے میں۔ حتمی شینے۔ پہنے ہوئے ملبوسات بالآخر مرد، خواتین اور بچے اسے لباس کے طور پر استعمال کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ لفظ "کھپت" کے معنی کو کھپت کے حتمی عمل تک محدود کرنے کے لیے کسی بھی الفاظ کی عدم موجودگی میں، یہ سوچنا مناسب ہوگا کہ آئین سازوں نے اس لفظ کا استعمال کسی بھی قسم کے صارف کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کیا ہے جسے عام طور پر مخصوص شے کی کھپت کہا جاتا ہے۔

اوپر بیان کردہ کپاس کی مثال پر واپس آتے ہوئے، یہ ماننا مناسب ہوگا کہ جب خام کپاس کو ریاست اے میں اس ریاست میں جوڑنے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو اسے ریاست اے میں استعمال کے لیے پہنچایا جاتا ہے؛ جب جوڑنے والے کپاس کو ریاست بی میں دھاگے میں تراشنے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو اسے ریاست بی میں استعمال کے لیے پہنچایا جاتا ہے؛ جب دھاگے کو ریاست سی میں کپڑے میں بنے جانے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو اسے ریاست سی میں استعمال کے لیے پہنچایا جاتا ہے؛ جب بنے ہوئے کپڑے کو ریاست ڈی میں درزی کے ذریعے ملبوسات پہننے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو ریاست ڈی میں استعمال کے لیے کپڑے کی ترسیل ہوتی ہے؛ اور آخر کار جب ملبوسات پہن کر ریاست ای میں لباس کے طور پر فروخت کرنے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو یہ پہنے ہوئے ایپ کی ڈیلیوری ہوتی ہے۔ کسی شے کو کسی پروسیسنگ کے تابع کر کے اسے کسی مختلف تجارتی شے میں تبدیل کرنا، آرٹیکل 286 کی وضاحت کے معنی کے اندر کھپت ہے جو صارف کے حتمی عمل سے کم نہیں ہے جب کوئی الگ شے وجود میں نہیں لائی جا رہی ہے لیکن جو وجود میں لائی گئی تھی اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ بحث کے ایک مرحلے پر مسٹر پاٹھک جس بات پر اصرار کرتے نظر آئے وہ یہ تھی کہ اس چیز کو کھایا ہوا کہنے سے پہلے اس چیز کے مادے کی تباہی ہونی چاہیے۔ یہ ہمیں کہیں نہیں لے جاتا، کیونکہ ہمیں ابھی یہ معلوم کرنا ہے کہ مادے کی تباہی کا کیا مطلب ہے۔ یہ اچھی طرح سے کہا جاسکتا ہے کہ جب کسی شے کو تجارتی طور پر مختلف شے میں تبدیل کیا جاتا ہے تو اس کی سابقہ شناخت تباہ ہو جاتی ہے اور اس

طرح ماہر مشیر کے تجویز کردہ امتحان کو پورا کرنے کے لیے مادہ کی تباہی ہوتی ہے۔ تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ "تباہی" کی مقدار کے بارے میں بحث میں داخل ہونا غیر ضروری ہے کیونکہ یہ فیصلہ کیے بغیر بھی کہ تباہی ہوئی یا نہیں، ہم یہ کہنا مناسب اور معقول سمجھتے ہیں کہ جب بھی کسی شے سے اس طرح نمٹا جاتا ہے کہ اسے کسی دوسری تجارتی شے میں تبدیل کیا جائے تو آرٹیکل 286 کی وضاحت کے معنی میں پہلی شے کی کھپت ہوتی ہے۔ کھپت کے اس پہلو کی نشاندہی بے داس (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے اسٹیٹ آف ٹراڈ انکور۔ کوچن بنام شموگھا و لاس کا جونٹ فیکٹری ((1954) ایس سی آر 53) میں رپورٹ کے صفحہ 113 پر کی تھی۔ وہاں کی خریداری خام کا جو کی تھی۔ اس سوال پر بحث کرتے ہوئے کہ آیا ٹراڈ انکور میں ان گری دار میوے کی فراہمی اس ریاست میں استعمال کے مقصد سے تھی، بے داس نے مشاہدہ کیا:-

"خام کا جو۔ گری دار میوے، جو اب دہندگان تک پہنچنے کے بعد، ایک عمل سے گزرتے ہیں اور تجارت کے نئے سامان، یعنی کا جو۔ نٹ کا تیل اور خوردنی کا جو۔ نٹ کے دانے حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خام کا جو کا استعمال جو اب دہندگان اس معنی میں کرتے ہیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ "داس، بے، یہاں اس نظریے پر آگے بڑھے کہ کسی شے کا استعمال کرتے ہوئے اسے ایک مختلف تجارتی شے میں تبدیل کرنا آرٹیکل 286(1)(اے) کی وضاحت کے معنی میں کھپت کے مترادف ہے۔ ایک نظریہ جس کا اشارہ انہوں نے پہلے کیا تھا۔ رپورٹ کے صفحہ 110 پر۔ ہم کسی ایسے معاملے سے واقف نہیں ہیں جہاں کسی شے کے اس طرح کے استعمال کو کھپت کے مترادف نہیں ٹھہرایا گیا ہو۔

لہذا اس معاملے کے حقائق پر یہ ماننا ضروری ہے کہ جب تمباکو کو تجارتی طور پر مختلف مضمون میں تبدیل کرنے کے مقصد سے ریاست بمبئی میں پہنچایا گیا تھا، یعنی بیڑی پٹی ڈیلوری کھپت کے مقصد کے لیے تھی۔ اس لیے اس معاملے میں خریداری آرٹیکل 286(1)(اے) کی وضاحت کے معنی میں آتی ہے اور اسے ریاست بمبئی کے اندر ہونا چاہیے۔

اس اعتراض پر غور کرنا باقی ہے کہ لین دین آئین کے آرٹیکل (2) 286 کے معنی میں بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہوا اور اس لیے ٹیکس عائد کرنا اس کی دفعات کے ذریعے ممنوع تھا۔ یہاں تک کہ اگر یہ لین دین بین ریاستی تجارت کے دوران تھے، تو آئین کے آرٹیکل (2) 286 کی پابندی سیز ٹیکس قوانین کی توثیق ایکٹ کے ذریعے 6 ستمبر 1955 تک کی پوری مدت کے لیے ہٹا دی گئی ہے۔ 7 ستمبر 1955 سے 29 ستمبر 1955 کی مدت کے لیے ٹیکس لگانا غیر قانونی ہوگا اگر یہ لین دین بین ریاستی تجارت کے دوران ہوتے ہیں۔ تاہم درخواست گزار کے وکیل نے ہمیں بتایا کہ وہ اپنے سوال پر فیصلہ نہیں چاہتے اور

اس معاملے میں آرٹیکل (2) 286 کے تحت اپنے اعتراض پر زور نہیں دیں گے۔ اس لیے ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا زیر بحث لین دین آئین کے آرٹیکل (2) 286 کے معنی میں بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہوا تھا۔ چونکہ درخواست گزار اپنے بنیادی حق کی خلاف ورزی کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے، اس لیے درخواست کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔